# 40598 ـ عشاء کی نماز ادا کرنے والے کے پیچھے مغرب ادا کرنا

**سوال**

میں سفر سے واپس پلٹا تو مغرب کی نماز ادا نہیں کی تھی، جب مسجد میں داخل ہوا تو وہ عشاء کی نماز ادا کر رہے تھے، کیا میں ان کے ساتھ عشاء کی نماز ادا کروں یا کہ اکیلے مغرب کی نماز ادا کر کے پھر عشاء ادا کروں ؟

**پسندیدہ جواب**

الحمد للہ.

بلکہ آپ امام کے ساتھ مغرب کی نیت سے شامل ہو جائیں، اور پھر تیسری رکعت میں بیٹھ کر تشھد پڑھ کے سلام پھیر لیں، اور پھر باقی نماز میں امام کے ساتھ عشاء کی نماز میں شامل ہو جائیں، یا پھر تشھد میں ہی انتظار کریں حتی کہ امام اپنی نماز مکمل کر لے اور آپ اس کے ساتھ سلام پھیریں اور بعد میں عشاء کی نماز ادا کرلیں.

امام شافعی رحمہ اللہ کامسلك اور امام احمد کا ایك قول یہی ہے، مرداوی نے اسے الانصاف میں ذکر کیا ہے، کہ اسے امام احمد کے اصحاب میں سے ایك جماعت جن میں شیخ الاسلام ابن تیمیہ اور ان کے جد امجد نے اختیار کیا ہے.

دیکھیں: الانصاف ( 4 / 413 ).

امام نووی رحمہ اللہ تعالی کا کہنا ہے:

" اگر ظہر کی نماز ادا کرنے والے کے پیچھے کوئی فجر کی نیت کرے اور مقتدی کی نماز مکمل ہو جائے تو اگر چاہے تو وہ تشھد میں بیٹھ کر امام کے سلام پھیرنے کا انتظار کرے اور امام کے ساتھ سلام پھیرے یہ افضل ہے، اور اگر چاہے تو اسے چھوڑ کر سلام پھیر دے اور انتظار مت کرے، بغیر کسی اختلاف کے یہاں امام سے مفارقت میں اس کی نماز باطل نہیں ہو گی، کیونکہ اس میں اقتدا کرنا مشکل ہے، اور اس طرح کی دوسری صورتوں میں " انتہی

دیکھیں: المجموع ( 4 / 143 ).

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی سے درج ذیل سوال کیا گیا:

کچھ لوگ نماز مغرب سے لیٹ ہو گئے، اور انہوں نے امام کو نماز عشاء پڑھتے ہوئے پایا، تو کیا مغرب کی نماز علیحدہ کرائیں گے، یا کہ وہ امام کے ساتھ مل جائیں؟ اور نماز میں ان کی حالت کیا ہو گی ؟

شیخ رحمہ اللہ تعالی کا جواب تھا:

" صحیح یہ ہے کہ اگر انسان مسجد میں آئے اور امام نماز عشاء پڑھا رہا ہو چاہے آنے والا اکیلا ہو یا کئی افراد ہوں تو وہ مغرب کی کی نیت کر کے امام کے ساتھ شامل ہو جائیں، امام اور مقتدی کی نیت میں فرق ہونا کوئی نقصان دہ نہیں، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا عمومی فرمان ہے:

" اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے، اور ہر شخص کے لیے وہی ہے جو اس نے نیت کی "

اگر وہ امام کے ساتھ دوسری رکعت میں ملیں تو سب اکٹھے سلام پھیریں گے، کیونکہ انہوں نے تین رکعت پڑھ لی ہیں، اور اگر وہ پہلی رکعت میں ملیں تو جب امام چوتھی رکعت کے لیے اٹھے تو وہ بیٹھے رہیں اور تشھد پڑھ کر سلام پھیر لیں، اور اٹھ کر امام کے ساتھ عشاء کی نماز میں شامل ہو جائیں.

اس مسئلہ میں دوسرا قول:

وہ امام کے ساتھ عشاء کی نیت سے شامل ہو جائیں، بعد میں نماز مغرب ادا کرلیں تو یہاں جماعت کو مدنظر رکھتے ہوئے ترتیب ساقط ہو جائیگی.

تیسرا قول:

وہ نماز مغرب علیحدہ ادا کریں اور پھر امام کے ساتھ باقی مانندہ نماز عشاء میں شامل ہو جائیں.

آخری دو قولوں میں محذور ہے: پہلے قول میں ترتیب ساقط ہو جاتی ہے کیونکہ نماز عشاء کو نماز مغرب پر مقدم کر دیا گیا.

دوسرے قول کا محذور یہ ہے کہ ایك ہی مسجد میں ایك ہی وقت کے اندر دو جماعتیں ہونگی، اور یہ امت میں افتراق کا باعث ہے.

ہم نے جو پہلا قول ذکر کیا ہے وہی صحیح ہے، ہو سکتا ہے کوئی قائل یہ کہے کہ: اس میں بھی محذور یہ ہے کہ

امام سے قبل يہ لوگ سلام پھير لينگے، اور حقيقت ميں يہ محذور نہيں، سنت ميں كئى ايك مقام پر مقتدى كا امام سے منفرد ہونا ثابت ہے.

مثلا: نماز خوف ميں كيونكہ امام مقتديوں كو ايك ركعت پڑھاتا ہے اور وہ دوسرى ركعت خود مكمل كر كے جاتے ہيں.

اور اس ميں اس شخص كا قصہ بھى شامل ہے جو معاذ بن جبل رضى اللہ تعالى عنہ كے ساتھ نماز ميں شامل ہوا تو معاذ رضى اللہ تعالى نے سورۃ البقرۃ يا كوئى اور سورۃ شروع كردى تو وہ شخص ان سے عليحدہ ہو كر نماز مكمل كر كے چلتا بنا اور امام كے ساتھ نماز مكمل نہ كى.

اور اس ميں يہ بھى ہے كہ: علماء كا كہنا ہے كہ: اگر انسان دوران نماز ہو تو اسے پيٹ ميں ہوا تنگ كرے يا پيشاب وغيرہ كى بنا پر وضوء توڑنا چاہے تو اس كے ليے انفرادى نماز كى نيت كرنے ميں كوئى حرج نہيں، وہ نماز مكمل كرے اور چلا جائے، يہ دليل ہے كہ ضرورت كى بنا پر منفرد ہونا محذور شمار نہيں ہوتا" انتہى

لقاء الباب مفتوح ( 3 / 425 ).

شيخ ابن باز رحمہ اللہ تعالى سے دريافت كيا گيا:

ميں مسجد ميں داخل ہوا تو عشاء كى نماز ہو رہى تھى، نماز ميں شامل ہونے سے قبل مجھے ياد آيا كہ ميں نے تو مغرب كى نماز ادا نہيں كى، تو كيا ميں پہلے مغرب كى نماز ادا كروں اور پھر جماعت كے ساتھ عشاء كى نماز ميں سے جو كچھ ملے اسے ادا كرلوں، يا كہ جماعت كے ساتھ نماز كرنے كے بعد نماز مغرب ادا كروں ؟

شيخ رحمہ اللہ تعالى كا جواب تھا:

" جب آپ مسجد ميں داخل ہوں اور عشاء كى نماز ہو رہى ہو اور آپ كو ياد آئے كہ مغرب كى نماز ادا نہيں كى، تو آپ مغرب كى نيت سے نماز ميں شامل ہو جائيں، اور جب امام چوتھى ركعت كے ليے اٹھے تو آپ تيسرى ركعت ميں بيٹھے رہيں اور تشہد پڑھيں ـ ميرى مراد يہ ہے كہ التحيات للہ اور درود پڑھيں ـ اور اس كے دعاء كريں اور امام كے سلام پھيرنے تك انتظار كريں اور جب امام سلام پھيرے تو اس كے ساتھ آپ بھى سلام پھير ديں، اہل علم كے صحيح قول كے مطابق مقتدى اور امام كى نيت ميں اختلاف كوئى نقصان دہ نہيں، اور اگر آپ اكيلے مغرب كى نماز ادا كر كے بعد ميں نماز عشاء ميں شامل ہو جائيں تو پھر بھى كوئى حرج نہيں " انتہى.

ديكھيں: مجموع فتاوى ابن باز ( 12 / 189 ).

مستقل فتوی کمیٹی سے درج ذیل سوال کیا گیا:

اگر کوئی شخص نماز فجر ادا کرنا بھول جائے اور اسے نماز ظہر کھڑی ہونے کے بعد یاد آئے، یا پھر ظہر کی نماز بھول جائے اور اسے عصر کی نماز کھڑی ہونے کے بعد یاد آئے تو کیا وہ امام کے ساتھ فوت شدہ نماز کی نیت سے شامل ہو گا یا کہ موجودہ نماز کی نیت سے، اور فوت شدہ نماز بعد میں ادا کرے گا ؟

کمیٹی کا جواب تھا:

وہ امام کے پیچھے بھولی ہوئی نماز ادا کرے، علماء کرام کے صحیح قول کے مطابق امام اور مقتدی کی نیت میں اختلاف کوئی نقصان دہ نہیں " انتہی.

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء ( 7 / 407 ).

واللہ اعلم .